نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ؏

قیمت سالیانہ معہ محصول ؏

نمبر ۳۷ جلد ۱۱ | لودیانہ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبار

ایوب خان نے امیر کابل سے جنگ کرنے کا ایکمرتبہ بڑا بھاری سامان بہم پہونچایا ہے = حاکم جلال آباد نے ایک دستہ فوج کا امیر کابل کے پاس روانہ کیا ہے = سرکار انگریزی نے ایک ہزار عمدہ بندوق امیر کابل کے پاس روانہ کی ہیں = روس کی فوج مرو میں ہو گئی ہی اور اُس کا جرنیل پیشقدمی کرنے کے لئے حکم کا منتظر ہے = بدخشان کا حاکم امیر کابل سے باغی ہو گیا ہے اور محاصل کے دینے سے صاف انکار کر بیٹھا = ہرات میں اب امن نہیں ہے اور ہرات کے سردار امیر سے سخت ناراض ہیں = قندھار کے سرداروں کی طرف سے امیر کے پاس ایک قاصد یہ پیغام لایا ہے کہ آپ قندھار میں ہرگز نہ آویں اور اگر آپ آئے تو کچھ اَور معاملہ ہو جائے گا = سلطان روم نے انگریزوں کو ایشیا کوچک میں پیمایش کرنے کی ممانعت کر دی ہے = حضور قیصر ہند نے ہندوستان کی عورتوں کی نسبت ہمدردی ظاہر فرمائی ہے = جاوا پس کو آتش فشاں کے پھٹ جانے سے ۳ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے ہیں = گورنمنٹ ہند نمک کے محصول میں تخفیف کرنیکی طرف متوجہ ہوئی ہے = امیر کابل نے جاری سرکار سے ایک کروڑ روپیہ انکا جواب ملا کہ ایک دفعہ ایک کروڑ روپیہ نہیں ملسکتا ہے = سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا ہے کہ سردار ڈھاکر سنگھ صاحب سندھانوالیہ اپنی جائیداد کے انتظام کرنیکے قابل نہیں =

شاہ چین نے فرانس کو لکھا ہے کہ بس دیری خوب نہیں ہے آپ جنگ کے لیئے میدان میں آؤ = ہندوستان کے بڑے لاٹ صاحب کی بچ کی آمدنی ۹ لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے = تجویز ہو رہی ہے کہ بنگالیوں کو بھی جنگی عہدے دیئے جایا کریں = نواب صاحب ٹونک کی انتظامی کی رپورٹ گورنمنٹ ہند میں بھیج گئی ہے = ہندوستان کے اکثر اضلاع میں خاطرخواہ بارش ہو گئی ہے اور قحط سالی کا خوف دور ہو گیا ہے = ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے آگرہ میں تجارت غلہ کی کمپنی قایم ہوئی ہے = البرٹ بل کی تائید میں انگلستان کی پارلمینٹ نے اپنا قول فیصل دیدیا ہے = چین کے جنگی کارخانوں میں فرانس کے مقابلہ کے لیئے دن رات ہتھیار تیار ہوتے ہیں = نیپال سے خبر آئی ہے کہ شہر لاسہ پر تبت کے باشندوں نے حملہ کیا اور بہت سا مال واسباب لوٹ لیگئے = جاپان والا فرانس کے ساتھ چین سے جنگ کرنیکو مل گیا ہے = لنڈن میں افواہ ہے کہ روسیوں کے آسٹریلیا سے تعلقات روز بروز خراب ہوتے جاتے ہیں =

پنجاب میں لوکل سلف گورنمنٹ عنقریب جاری ہونیوالی ہے = مورت میں ایک برہمن نے اپنی ۹ سالہ لڑکی کی شادی ایک ساٹھہ برس کے بوڑھے سے کر دی تھی چنانچہ وہ لڑکی اب بارہ برس کی عمر میں بوڑھے کو چھوڑ کر بھاگ گئی = تازہ خبر آئی ہے کہ روسیوں کی فوج افغانستان کی سرحد سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر مقیم ہے = خراسان پر روس کا جرنیل قبضہ کرنا چاہتا ہے = امیر کابل نے سید محمود بادشاہ کو اپنے ملک سے جلاوطن کر دیا ہے اور وہ اب پشاور میں داخل ہو گیا ہے = مراکو اور اٹلی کے باہمی گذشتہ مشکلات کا تصفیہ ہو گیا کیونکہ مراکو نے معافی مانگ لی ہے = شاہ انام نے حکام فرانس سے کہدیا ہے کہ تم شاہ چین سے بر اعات ہرگز خلاف کتابت نہ کرو = فرانس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ایک امدادی فوج ٹانکن کو روانہ کی جاوے = مصر میں ہیضہ سے ۲۲۷۵۰ آدمی فوت ہوئے = قاہرہ سے خبر آئی ہے کہ اب مصر سے ہیضہ بالکل دور ہو گیا ہے = سٹی وایو ایک جرار فوج کے ساتھ اپنے ممالک محروسہ میں مقیم ہے = پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے فصل کی حالت ابتر ہو رہی ہے =

نور افشاں

ایک پنجابی تعلیم یافتہ نوجوان کے خیالات

ایک دیسی جنٹلمین گورنمنٹ اور مشن سکولوں کی تعلیم میں یوں امتیاز کرتا ہے کہ مقدم الذکر کی بنیاد صلح کلی اصولوں پر قائم ہے جن کے رو سے معلموں کو متعلموں کے مذہب اور عقیدہ میں دست اندازی کرنیکی سخت ممانعت ہے۔ یہ اصول اور یہ حکم گو بظاہر بھلے معلوم دیتے ہیں لیکن غور کرنے سے محض خواب و خیال اور ایک لاوارث چیتھڑے سے زیادہ رتبہ نہیں پا سکتے وجہ یہ ہے کہ معلم لوگ اِس اصول اور اِس حکم کے خواہ کیسے ہی پابند ہوں مگر اُن کی کارگذاریوں کے نتایج خواہ مخواہ ہندو دھرم کے غارتگر ہیں اور اپنے زیر تعلیم طلبا کا ایمان ایسا اُڑا دیتے ہیں جیسا جھکڑا اور پر کیطرف۔ پہلے زمانہ میں دیوی اور دیوتاؤں کی پرستش کے سبب اُن کے دلوں میں ایک مذہبی شوق پیدا کیا کرتے تھے اور روزانہ اور سالانہ رسوم کی پابندیاں اُن کو ہستی اعلیٰ کے خیال کرنے کا عادی بنایا کرتی تھیں اب نہ وہ شوق ہی باقی رہا اور نہ اُس عادت کا کچھ بقیہ پایا جاتا ہے۔ انگریزی علم ادب اور فلسفی نے اُن دونوں کو قریباً جڑ سے اکھاڑ دیا طلبا کی آنکھیں کھولدیں اُنکی منقبض قوا کو شگفتہ کر دیا اُن کے دل کے بند سوتے جاری کر دیئے وہ اب اُس شوق اور اُس عادت کو زمانہ جہالت کے نشانوں سے کچھ زیادہ نہیں مانتے بلکہ پنڈتوں اور مولویوں کی باتوں کو بالکل بے معنی اور خود غرضی کے بہانے سمجھتے ہیں اُن کی کتھا اور وعظ کی قدر الف لیلہ کے افسانوں یا مجنوں کے بکواس سے زیادہ نہیں کرتے اور اُنکی پیروی کو اندھوں کی پیروی جانتے ہیں +

جدید علم جغرافیہ نے اُنکو ثابت کر دیا ہے کہ گنگا مہادیو کی جٹا سے نہیں نکلتی نہ کوئی سونے کی لنکا اور نہ اُس کے گرد راکھشوں کا بہرہ ہے وہ اب نہیں مانتے کہ آسمان پیاز کے چھلکوں کیطرح مجسم اور تہ در تہ مثل گنبذ کے محیط ارض ہے اور ستارے اُس میں خوبصورتی کے واسطے جڑے ہیں۔ وہ اِس بات کو لغو سمجھتے ہیں کہ آفتاب سمندر کے دلدل میں ڈوبتا اور دُمدار ستارہ محض زمین کا دھواں ہے جو کُرہ نار تک پہونچ کر جلنے لگتا اور پھر بجھ جاتا ہے وہ اب اِس مسئلہ کو سنکر ہنستے ہیں کہ زمین گائے کے سینگ پر ہے اور گائے مچھلی کی پیٹھ پر۔ وہ خوب قہقہہ لگاتے ہیں جب بوستان سعدی کا یہ شعر پڑھتے ہیں سے ع زمین از تپ لرزہ آمد ستوہ ۔ فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ۔ وہ خوب جان گئے ہیں کہ کوہ قاف نہ زمین کے گرد محیط ہے اور نہ اُسکی چوٹیوں پر آسمان کے ستون ہیں۔ غرض انگریزی تعلیم اُن کے موروثی مذاہب کو نہ صرف جنبش دیتی بلکہ اُن سے یقینی نفرت پیدا کروا دیتی ہے۔ بتلایئے سینکڑوں بنگالی ہندوستانی اور پنجابی جوانوں میں سے کسقدر ہیں جو سال بسال یونیورسٹی کے خطاب حاصل کر کے زبردست پلیڈر معلوم سکول ماسٹر یا دفتروں کے تیز قلم کلارک بننے کے بعد خدا کا خوف اور اُسکی سچی عزت دل میں قائم رکھتے ہیں اگر ریا کا پردہ اُٹھا کر دیکھا جاوے تو بہت اُنمیں سے اپنی مذہبی رسومات کے مخالف ذات پات کا لحاظ اُٹھا کر بلا تمیز سب کے ساتھ کھانے پینے میں شریک اور سب کے ساتھ چال چلن میں سرگرم پائے جاینگے۔ بہت اپنے مذہب کے ناجائز افراط و تفریط کو دور کر کے نئے توڑ جوڑوں سے ایک نیا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں اور بعض ایسے بیباک کہ جہان بین کرتے کرتے بالکل لامذہب دہریہ اور خدا کی ہستی کے منکر ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں کیونکہ سکولوں میں مذہبی تعلیم اُنکو ملتی نہیں اور اب کوئی نہ کوئی مذہب اختیار کئے بغیر اُن سے رہا جاتا نہیں +

علم اخلاق اور علم مذہب دو جدا جدا چیزیں ہیں لیکن دونوں کا تعلق آپس میں ایسا مضبوط ہے کہ اگر اخلاق کو مذہب کا نتیجہ کہا جاوے تو کچھ بیجا نہیں کیونکہ جہاں سچی دینداری وہاں ضرور راستبازی موجود ہو گی اور جہاں خدا کا خوف ہی نہیں وہاں ہر ایک بُرائی کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ ہم اپنے جوان طالبعلموں کے مذہب کا حال اوپر بیان کر چکے ہیں اب اسی سے اُن کے اخلاق کا قیاس کر لینا چاہیئے۔ موجودہ تعلیم اگرچہ طالبعلم کے دل میں ایک قسم کی آزادی پیدا کر دیتی ہے جس کو ایک دیندار آدمی نیک کاموں میں استعمال کرنیکے باعث بڑے درجہ کا نیک اور راستباز بن سکتا ہے مگر یہی آزادی ہمارے جوان طلباؤں کے حق میں خصوصاً ایک آدھ ابتدائی امتحان پاس کرنیکے بعد اکثر برائیوں کا ایک لائسنس بنجاتی ہے جس سے وہ سخت مغرور خود غرض اور ناشکرے بنجاتے ہیں خود سکولوں میں موقع پا کر اکثر دروغ کو جائز سمجھا کرتے منہ بناتے سوانگ بھرتے بات بات پر جھوٹی قسم کھاتے فحش کلام و فحش اشعار پڑھتے اور کبھی کبھی ایک ذرا سی چشم نمائی پر اپنے محسن اُستادوں کا سامنا کرنے سے نہیں رکتے اور گھروں میں جا کر اسقدر بے ادب اور گستاخ بنتے ہیں کہ اپنی بات کی ذرا سی تردید پر اپنے بزرگ سرپرستوں اور خویشوں کو جاہل اور بے وقوف کا خطاب بخشنے سے نہیں ڈرتے بس اُنکے اخلاق و اطوار سے سوسائٹی کے حق میں کیا امیدیں ہو سکتی ہیں۔ یہ سب کچھ اِسواسطے ہے کہ موجودہ تعلیم کے سلسلہ میں کوئی مذہبی کتاب شامل ہے اور نہ خاص اخلاق۔ قصے بیتیوں کی کہانیوں سے کورس بھرے ہوئے ہیں سو یہ کہانیاں کہاں تک فائیدہ دینگی۔ مذہبی راستبازی نہیں مگر عام اخلاقی ثبوتوں کے رواج دینے اور مدرسوں میں پڑھانے سے جو عام قوموں میں تسلیم کئے جا سکتے ہیں کیا نقصان ہے +

غرض سرکاری مدارس کی تعلیم ہمارے خاص مذاہب میں دست اندازی تو نہیں کرتی مگر طلبا کے دل میں جیسے تفرقے ضرور ڈال دیتی ہے گویا جو عمارت اُنکے دلوں میں مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے بن چکی ہے اسکو ڈھا دیتی ہے اور آئندہ کوئی نئی نہیں بناتی۔ البتہ مشن سکولوں میں یہ دونوں کام برابر جاری پائے جاتے ہیں یعنی پرانی عمارت کی غارت اور نئی کی تعمیر وہاں زہر اگر نہ پھیلایا جاتا ہو تو ایک قسم کا تریاق بھی ساتھ ہی دیا جاتا ہے۔ یہ کہ بیچارے طالبعلم کو گھر اور گھاٹ دونوں سے چھوڑا کر بھٹکا دیا جاتا ہے اب اہل مذاہب کیلئے اُنکی آئندہ نسلوں کے لحاظ سے نہایت نازک وقت آ گیا ہے وہ اپنا موروثی مذہب سمجھا لینگے تو بھی لیکن جدید تعلیم کے آگے سنبھلنا بہت آسان نہیں ہو گا +

مشکل یہ ہے کہ تحقیقات در جہاں تک ہو چکی جاتی ہے اور جیسے مذاہب یا وہ جو چیزیں وزوائد سے الامال ہیں اب اُس ناہی تحقیق کے آگے کچھ قوت نہیں رکھ سکتے یا تو وہ اپنے آپ کو اِس تحقیقات کے کڑے کھائیں ورنہ توہم پرستی کیطرح رفتہ رفتہ اپنی جگہ چھوڑ جاویں یہ ہونا محال ہے کہ ایک سچ ہو اور ایک جھوٹ اور پھر دونوں کا حال یکساں نکلے اگر

[illegible]

مراسلات

نمبر ۱

کتاب اسلام و مسلمان

تصنیف جناب مولوی سید محمد حسین صاحب غلب موہانی سابق اسٹنٹ ایڈیٹر اودھ اخبار

ری ویو

تتمۂ اول

ہمارے دوست شفیق مولوی سید محمد حسین صاحب ہی کو حق ہو کہ مسیحیوں سے یہہ سوال کریں کہ تثلیث اقدس کے عقیدہ کی تسلیم کی کیا ضرورت ہے بلکہ ہر ایک اہل اسلام کو حق ہو کہ جن لوگوں نے اس ایمان کو مانا ہو ہر اُن سے یہہ سوال کریں۔ اور مسیحیوں پر فرض ہو کہ اس کا معقول جواب دیں اور بعض یہی جواب دیکر ٹال دیں کہ ہمارے شارع (جو روحانی ہی) میں شارع (جو کہ جنابِ یسوع المسیح ہیں) نے یوں ہی کہوا دیا ہو۔ کیا ہمارا شارع عقل کی نفی کرتا ہو (عقل سے مراد یہاں ادراک اور کانشنس بھی ہی) کیا اُس کا کوئی کام عقل کے برخلاف ہو کیا وہ بھی **فلاسفی** سے ناواقف تھا۔ بیشک اُس نے جھوٹی بے سود لاخیر فلاسفی کی ہجو کی ہو اور اُس عقل کو بھی ناپسند کیا جو دوسرے لفظ یا لغت میں **کج بحثی** کہلاتی ہو ورنہ اُس کا خود بیان عقلی اور فلسفی ہو۔ اس سے زیادہ ہماری بیوقوفی اور کیا ہوگی کہ ہم گو یہہ بات کہیں کہ الہام میں بھی بیوقوفیاں ہیں خاص اِس عقیدہ کے تسلیم میں ہماری بیوقوفی ہو کیونکہ ہماری عقل میں تو نہیں آیا تھا مگر الہام کے سر یہہ بوجھ ڈالکر اس کو قبول تسلیم کر لیا ہو اور یہہ کہہ کر اپنے پاک اور وسیع اور عدیم المثال والنظیر دین کو بدنام کریں +

مسیحی دین کے ہیرو کروڑوں **متکلمین** ہیں مگر ہندوستان میں عجیب حال ہو جس نے اس بے عیب اصول کو یہاں قبولیت اور ہردلعزیزی سے ابتک روکا ہوا ہو +

(الف) بشپ سے لیکر ریڈر تک اُردو نہیں جانتے اس سے ہماری مراد یہہ نہیں کہ اُردو جانتے ہی نہیں بلکہ ہماری مراد یہہ ہو کہ اسلام میں انجیل پھیلانے والے اسلام کے ہاں کے علم الٰہی کی اصطلاحات کو نہیں جانتے +

(ب) سو برس سے ابتک زمانہ بھی کچھ ایسا تھا کہ عقل اور فلاسفہ کے جھنڈے کا فرہرہ نہ اڑتا تھا اسلئے بیس سال سے ہم دیکھتے ہیں کہ ناحق مسیحی دین اور عقل کی باہم مطابقت اور موافقت سے انکار ہو رہا ہو کچھ کام یوں چلا الا اب نہیں چلیگا +

(ج) اچھے باخبر آدمی پہلے عیسائی ہوئے اُن میں سے جو مبشر انجیل اور واعظ ہوئے تو انہوں نے نہایت غلطیاں کیں ابتک اُن سے جو رہ گئے ہیں سخت غلط کاریاں ظہور میں آ رہی ہیں اور اب جو بچہ بننے لگے ہیں وہ کچھ ایسے پسند والے ہیں کہ جو ضروری **جو بات** اُن میں ہونی چاہئے اُس سے خالی ہیں +

(د) اب جو اچھے اور باخبر ہیں بھی تو وہ مشنری لین دین نہیں ورنہ وہ اچھا کام کریں +

(ہ) مسیحی عقیدے ایسے نہیں کہ یوں ہی قبول کر لئے جائیں اُن کی صداقت مسلم الثبوت کے درجہ تک پہونچی ہوئی ہو +

(و) یہہ ہمارا تجربہ ہو نہ فقط خیال ہی خیال نہیں اور ناظرین ہم سے زیادہ جانتے ہونگے کہ خیال کو تجربہ کے سامنے کچھ رتبہ ہی نہیں +

*نوٹ یہہ ہر واعظ ورجہ کا فرض ہو کہ وہ ڈی ڈی یا ڈاکٹر آف ڈوینٹی یعنی الٰہی حکیم کر الہام کے ہر ایک عقیدے کو عقلی اور نقلی دلیلوں کیمیں کہ منقول کو معقول سے ثابت کرتا ہو۔ منہ

مذکورہ بالا امور ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیے ہیں اُن میں نیک نیتی کے ساتھ غور کرنے والے کو اصل نتیجہ کچھ وقت نہوگی۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ جب ایسا حال ہو تو ہمارے سید **موہانی صاحب** بھی انصاف کریں یوں ہی اعتراض نہ کریں کہ تثلیث اقدس کا عقیدہ عقل کے خلاف ہونے کے سبب سے سمجھ میں نہیں آتا۔ سمجھ میں کیا آئے جب سمجھانے والوں ہی کا یہہ اور وہ حال ہو۔ **غلب صاحب!** آپ کا یہہ انصاف ہو کہ ہماری نادانیوں اور بیوقوفیوں سے مسئلہ یہہ نتیجہ نکال لیں کہ مسیحی دین کا بہت بڑا مسئلہ ہو گویا اُن کا (عیسائیوں کا) اصل الاصول ہی فہمید سے باہر ہو +

سید جی! اگر جو جی منتھکر کا قول یاد رکھنا چاہئے وہ کہتا ہو کہ بعض لوگ تعریف الاشیا میں سے کسی شی کی تعریف کو دلیل کا قائم مقام گردان بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ تعریف شی ایک فرضی امر ہو حقیقی امر نہیں۔ ہم نے اسی وجہ سے یہہ لکھا تھا کہ اگر وہ تعریف شی واقعی اور حقیقی ہو تو ہمارے نزدیک دلیل کا کام دیتی ہو اور اگر وہ محض فرضی تعریف ہو تو بیشک بے کام اور نابکار دلیل ہو۔ اب ہم اپنا انصاف آپ ہی کے ہاتھ میں دیتے ہیں اور باادب التماس کرتے ہیں کہ اگر مذکورہ صدر مسیحیوں میں سے کسی ہمارے معتقد بعض اور سیدھے سادے نے ہمارے مسئلہ عقیدہ تثلیث اقدس کی تعریف (تعریف کے معنے یہاں شی کی اصلیت اور ماہیت کے سمجھنے چاہئیں) غلط یا ناتمام اور ناقص کی اور آپ نے اُسپر تحقیق اور تدقیق کی کچھ پروا نہ کی تو کیا آپ اُس سے غلط اور ناتمام اور ناقص نتیجہ نکال کر اپنی کتاب **اسلام و مسلمان** میں جس پر یہہ ری ویو لکھا جا رہا ہو لکھکر مشتہر بھی کرینگے۔ اگر آپ ایسا کرینگے (جیسا کہ آپ نے کر بھی دیا ہو اور شدت سے بے انصافی کی ہو) تو بہت بڑی بے انصافی فرمائینگے۔ آپ جیسے صاحبوں کو جو اپنے فرقہ میں معزز اور مستند ہیں ہرگز ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے۔ آخر آپ کو بھی اپنی عقل کو پورے طور پر استعمال نہ کرنے کا جواب دینا پڑیگا یہہ اصول قانون کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہو گویا ایک **صداقت** ہو جس سے آئندہ امید

امید ہے کہ آپ بھی انکار نہ ہونگے۔ خیر گزشتہ را صلوٰۃ ÷

اب آپ ہمارے اصل مطلب کو **غور** سے سُنیں

ہم اس امر کے تو قائل ہیں کہ دو سچے مُلہم شخصوں کے سچے الہام میں کُلّی موافقت اور مطابقت تو ہوگی اور ہرگز اُن میں مخالفت اور مباینت نہ ہوگی۔ لیکن اس بات کے قائل اور معترف ہونیسے ہم مجبور اور معذور ہیں کہ دو مُلہم شخصوں کو کسی بہت بڑے اصولی معاملہ میں الہام ہو کیونکہ ایک کو الہام کا ہونا ایک معاملہ میں بس ہے۔ اس حالت میں آپ پہلے یہ تو بتلائیں کہ جناب باریتعالیٰ عزاسمہ کی پاک ہستی کی سچی تعلیم آپ کو کہاں سے ملی آپ جواب میں سوائے اس کے کچھ اور نہ کہینگے کہ قرآن سے۔ اس پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ آپ کے قرآن میں یہ تعلیم کہاں سے آئی۔ آپ جو اقلب صاحب ہیں اغلب ہے کہ یہی جواب دینگے کہ الہام سے۔ اگر یہ آپ کا جواب دو وجہ سے درست نہیں ٹھہریگا۔ اور ریلیجن آف کیو کنز (قوتِ فیصل) کی کسوٹی اس کو قبولیت کا درجہ نہ بخشیگی۔ کیوں ؟ یوں

پہلی وجہ۔ ناممکن ہے کہ دو مُلہم شخصوں کو ایک ہی بہت بڑے معاملہ یا اصل الاصول میں کہ جس کے برابر دین اور دنیا میں کوئی بہت ہی بڑا معاملہ اور اصل الاصول نہوگا الہام ہو۔ ایک ہی شخص کو جو پہلے ہو ہونا کافی اور کفایت ہے۔ اور پھر یہ کہ پہلا شخص سچا مُلہم اور مُسلّم لائق الہام ہو ÷

دوسری یہ کہ آپ کا قرآن **خود** ہی صاف صاف یہ جواب دیتا ہے اور پھر یہ کہ بیسیوں جگہ ایسا کہا ہے کہ اہل کتاب کا الٰہی اور الہامی ہدایت ہے یعنی **کتاب اقدس** کلام اللہ ہے نور ہے اور بنی آدم کے لئے ہدایت ہے اور اُجالا ہے اور روشنی ہے اور خدا پرستوں کی نصیحت نور و ہدیٰ للناس ضیاء

نوٹ ÷ ہمارا ارادہ ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں کتاب اقدس کی نسبت سند رحمتی الفاظ اور فقرات ہیں کلام و کات اہل اسلام بھائیوں کے لئے ایک جگہ جمع کردیں ÷ منہ

وذکرا للمتقین اور جن لوگوں نے اُس کے احکام کی پیروی کی ہے انہوں نے امن اور نجات کی راہ میں ہدایت پائی وہ وہی ہیں جنہوں نے فضل اور رحمت اپنے رب کی پائی ہدیٰ ورحمۃ وذکریٰ لاولی الالباب بصائر للناس وہدی ورحمۃ الانجیل فیہ ہدی ونور ومصدقاً لما بین یدیہ من التوراۃ وہدی وموعظۃ للمتقین **الخ** ہر ÷

الحاصل جس غیر فانی اور لازوالی چشمہ سے قرآن نے اور صاحب قرآن نے اور اُن کے طفیل آپ نے جناب باری تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی پاک ہستی اور وجود واحد کی تعلیم پائی ہے۔ اسی چشمہ کی تعلیم تثلیث بھی ہے جو ہم نے اسی رسالہ دیو **نمبر ۳** میں خصوصیت کے لفظوں کے ساتھ بیان کی ہے ہم **دوسرے ضمیمہ** میں مفصلاً اور **تیسرے ضمیمہ** میں مجملاً بیان کر چکے ہیں کہ انسان کی نجات اُن لاتبدیل اہمیتوں کے ماننے اور جاننے پر منحصر اور وابستہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ صاحب ادراک ہو کر باقدرتی اور نیچرل اور ادراک کا مادہ اور ہیولا رکھکر اُن اہمیتوں کو نہ مانے اور نہ جانے تو وہ اُس پاک ہستی اور وجود واحد کے عدل اور تقدس کے ذاتی تقاضا سے جو غیر متغیر ہے مورد عتاب ہونیسے محفوظ اور بچا ہوا نہ رہ سکیگا ÷

میرے مُعزز اقلب صاحب !!! جناب باری تعالیٰ کا عدل جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا لاتبدیل ہے اور ہاں لاریب اسکا رحم بھی غیر متغیر ہے اُس کا عدل اپنا کام کرتا ہے اور اُس کا رحم اپنا کام۔ تثلیث اقدس ہی کا **خاصہ** (خاصہ کی حقیقی تعریف یاد رکھنی چاہیئے کہ اُسی میں جسکی طرف منسوب ہو پایا جاوے اور اُسکے غیر میں نہ پایا جائے) ہے کہ اُس نے عدل کو بھی نقص کے بغیر پورا کردیا اور علی ہذا رحم کو بھی پورا کردیا۔ اگر یہ تعلیم (خصوصاً صاحبان ادراک یا ادراک کا ہیولا اور مادہ رکھنے والوں کے لئے) نہ ہوتی تو نجات کا امر ویسا ہی اور اُسی طور سے ظہور میں آتا جو بے ادراک لوگوں کے واسطے ایک الہامی رسول (رومیوں ۲-۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵) کہتا ہے۔ اگر اب بھی ہمارے فاضل مخاطب اور ہمارے اُن تمام برادران

اہل اسلام تثلیث اقدس کے عقیدہ کے تسلیم کی ضرورت سے جو محض ایمانی تحکم سے ثابت نہیں کیا گیا بلکہ زرین سلسلہ کی طرح ہمارا سچی فلسفی سے سلسل طور پر مستلم الثبوت کیا گیا ہے ناآگاہ رہنا چاہیں تو اُن کو **حیاتِ ابدی** ملنے میں ہمارا شک ہے۔ راقم صمیم

باقی آئندہ

❀ بقیہ

نظر اجمالی بر کتاب المسمّٰی تبین الکلام فی تفسیر التورات والانجیل علی ملت الاسلام مولفہ سید احمد خانصاحب بہادر

❀ مرقومہ

المتفقر الی اللہ العمد سید یوسف حامد مسیحی

المقدمہ عاشرہ از حصہ اوّل

نمبر چہارم تو ریعقوب علیہ السلام کی شریعت میں حقیقی دو بہنوں کے ساتھ ایک کے جیتے جی نکاح کرنا درست تھا حضرت موسیٰ کی شریعت میں منسوخ ہوا مثال اسکی پیدائش کے ۲۹ باب اور احبار کے ۱۸ باب کی ۱۸۔ آئت سند ا پیش کرتے ہیں اوّل کو منسوخ اور دوئم کو ناسخ قرار دیتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں اور سچ جانتا ہوں کہ حضرت یعقوب نے حقیقی دو بہنوں سے ایک کے جیتے جی نکاح کیا ایک کا نام حضرت لیاہ۔ اور دوئم کا نام بی بی راخیل اور یہ دونوں بیبیاں لابن ارام نہرایی کی بیٹیاں تھیں جو کہ حضرت یعقوب کا ماموں تھا اور بُت پرستی کرتا تھا مگر میں اس بات کا ہرگز اقرار نہیں کرتا ہوں کہ حضرت یعقوب نے اپنی شریعت میں درست وجائز تسلیم کرکے دونوں بہنوں سے بخوشی خود عقد نکاح کیا کیونکہ کتاب مقدس مجھے اس امر کے ایجاب کی رخصت ہرگز نہیں دیتی ہے اور آج تک کسی توریت مقدس کے عالم نے اس کا اقرار نہیں کیا ہے اور نہ کسی مفسر نے اس بات کا اظہار کیا کہ حضرت یعقوب کی شریعت میں حقیقی دو بہنوں کے ہمراہ دونوں کے حیات میں دونوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز و درست ہے حضرت یعقوب

علیہ السلام نے نہ تو خود اِس رسم کے جواز تسلیم کرنے میں بیان کیا اور نہ اپنی اولاد و ذریات کو اسپر عمل کرنے کے لیے نصیحت وصیت کیا اور نہ ثابت ہو کہ اُس کی اولاد و ذُریات نے اسپر عمل کرکے سنت یعقوبی قرار دیا جیدا ئیش کے ۲۹ باب سے صاف ثابت ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بالاتفاق اپنے ماموں کے بی بی راخل کے ساتھ رسم منگنی ادا کر دی تھی فقط میعاد گلہ بانی کی باقی رہنے سے زوجہ مطلوبہ آن حضرت کے حوالہ نہیں ہوئی تھیں اور جب سات برس کی میعاد جو طرفین کی جانب سے مقرر ہو چکی تھی گذر چکی تو شب معینہ کو مسمی لابن نے جو کہ بت پرست تھا اپنی بڑی بیٹی لیاہ اُن کے حوالہ کر دی یہہ فریب و دھوکہ اُس نے خواہ برعایت رواج ملکی اور خواہ بغرض اداے رسم رابھی حضرت یعقوب کے ساتھہ کیا جس میں جو قصور و گناہ ہوا وہ ذمہ لابن ارام نہرامی کے تھا نہ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے باقی یہہ احتمال رہا ہو کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مطلع ہوئے تو کیوں باوجود اطلاع کے ہمشیرہ ثانیہ کے ساتھہ نکاح کیا اِس کا جواب یہہ ہو کہ یہہ ہمشیرہ ثانیہ اصلی زوجہ حضرت کی تھیں کہ جن کے عوض میں آنحضرت نے سات سال تک خدمت گلہ بانی کی تھی اور زوجہ اول اُنکی خواہش و رضامندی سے اُن کے حرم میں داخل نہیں ہوئیں بلکہ اُن کے ماموں کے دھوکہ سے اُن کی جورو قرار دی گئیں اِس کا الزام و اتہام جو کچھہ ہو سو اُن کے ماموں لابن پر ہو علاوہ اِس کے کوئی شریعت اُس وقت تک بھی نہیں تھی اور آنحضرت اُس وقت میراث جدی پر قابض بھی نہیں ہوئے تھے کیونکہ اُس کے والد حیات تھے اور وطن موعودہ جد امجد میں داخل بھی نہیں ہوئے تھے بلکہ مسافرانہ طور پر بسر کرتے تھے بدون لحاظ امور بالا کتاب مقدس میں صاف لکھا ہو کہ جب حضرت یعقوب لابن کے دھوکہ اور فریب سے واقف ہوئے تو اُسکو الزام دیا کہ تو نے میرے ساتھہ دغا کرکے میری جورو مطلوبہ نہیں دی تو اُس نے صاف اقرار کیا کہ ہمارے ملک کی یہہ رسم نہیں ہو کہ بڑی بیٹی کے ہوتے چھوٹی کو بیاہ دویں اور یہہ قرار پایا کہ سات برس اُس کے عوض اَور خدمت گلہ بانی کی بجا لا کر اپنی زوجہ منسوبہ و مطلوبہ کے شوہر و وارث ہو ویں بعد انقضائے میعاد معینہ اپنی جورو کے مالک ہوئے۔ پس یہہ واقعہ صاف دلالت کرتا ہو کہ حضرت یعقوب نے برضا و رغبت خود دونوں بہنوں کو نکاح نہیں کیا کیونکہ یہہ اُن کی بے خبری و ناواقفی سے ہوا کہ جس میں آنحضرت بے اختیار تھے پس امر بے اختیاری قابل الزام نہیں ہو جب یہہ بات معلوم ہو چکی تو صاف ثابت ہوا کہ یہہ شریعت یعقوبی یعقوبی نہیں ہو تو سید صاحب کا دعوی معہ مثال پیش کردہ غلط ثابت ہوا۔ اور اگر سید صاحب یہہ دعوی کریں کہ جس حال میں کتاب مقدس میں مذکور ہوا اور اقوال انبیا اور افعال رسل میں مذکور ہوا تو یہی شریعت ثابت کرنے کے لیے کافی دلیل ہو جواب اِس کا یہہ ہو کہ اگر کوئی تسلیم کیا دے تو لازم آتا ہو کہ کل افعال و اقوال انبیا علیہم السلام از زمانہ جاہلیت تا زمانہ رحلت شریعت الٰہی جاویں حالانکہ یہہ امر سید صاحب کے نزدیک بھی قابل اعتبار نہیں ہوگا اگر سید صاحب بہادر یہہ اعتراض کریں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا حقیقی دو بہنوں سے نکاح کرنا خلاف شریعت موسویہ ہو تو اِسکا جواب یہہ ہو کہ حضرت آدم کے وقت میں حقیقی بہنوں سے نکاح کرنا درست تھا اور یہہ بھی خلاف شریعت تھا مگر ہم تو یہی جواب دینگے کہ اُس وقت شریعت نہ تھی اور شریعت حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ میں آئی تو کل امور متروکہ معیوب سمجھے گئے بوجہ ہونے خلاف شریعت کے پس حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانہ میں بھی حقیقی دونوں بہنوں سے عقد کرنا معیوب نہیں جانا جاتا تھا اگر معیوب و مذموم تھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو الزام دینا مناسب نہیں ہو کیونکہ یہہ فعل آنحضرت نے باختیار خود نہیں کیا تھا بلکہ اُن کے ماموں لابن نے بسبب دھوکہ و فریب کے اُن کو اِس کے قبول کرنے پر مجبور کیا تھا اور یہہ بات اُن کے ناپسند کرنے سے ظاہر ہوتی ہو بلکہ اُنہوں نے اُس کے دھوکہ دینے پر اُسے الزام دیا اور اُس نے اقرار کیا کہ ہمارے ملک کی رسم نہیں ہو کہ بڑی بیٹی کے بے بیاہے چھوٹی کو بیاہ دویں بہرحال حضرت یعقوب کا ناراض ہونا دلالت کرتا ہو کہ اُنہوں نے دونوں بہنوں سے اپنی خوشی اور رغبت سے نکاح نہیں کیا پس اُنکی شریعت ہرگز نہیں ہو سکتی ہو یہہ احتمال اُس وقت تھا کہ جب حضرت یعقوب بدرخواست خود دونوں بہنوں سے نکاح کرنے کے خواہاں ہوتے حالانکہ یہہ بات نہیں پس جب یہہ نہیں ہو تو یہہ شریعت یعقوبی بھی نہیں ہو اور جب شریعت یعقوبی ثابت نہ ہوئی تو احبار کے ۱۸ باب ۱۸۔ آئت کسی حکم شریعت در جز دینے کے ناسخ بھی نہیں ہو بلکہ احبار کے ۱۸ باب کی ۱۸ آئت میں ایک علم ممانعت ہو کسی خاص حکم کی ناسخ نہیں ہو چنانچہ اُس آئت کو بجنسہ نقل کرتے ہیں ۱۸۔ آئت تو کسی عورت کو اُسکی بہن سمیت جورو مت کر تا کہ اُسکی برہنگی ظاہر کرے جب کہ جیتے جی وہ اُسکے لیے جلتا ہو۔ فقط یہہ ایک عام ممانعت ہو کہ حکم کو منسوخ نہیں کرتی ہو

باقی آئندہ

خط

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں

کل شام کو میں اور ایک اَور میرے دوست اتفاق سے اُس باغ میں جا نکلے جو دریا کے کنارے واقع ہو اور دکیلوں کا باغ کہلاتا ہو۔ باغ کے درمیان کچھہ آدمیوں کا ہجوم سا نظر آیا اور ہم بےساختہ اُدھر ہی چلے گئے۔ دیکھا کہ ایک توی ہیکل فقیر جس کے چہرے سے طاقت اور جوانی کا جوش برس رہا ہو۔ باغ کی ایک روش پر ٹہل رہا ہو اور بہت سے آدمی جن میں ہندو مہاجن زیادہ تھے ظاہرا نہایت ادب سے کھڑے ہوئے منتظر ہیں کہ اُس سے کچھہ کہیں یا کچھہ اُس سے سُنیں اتنے ہی میں وہ فقیر صاحب اپنی جگہ پر آن بیٹھے اور وہ معتقدین اِدھر اُدھر اُس کے گرد حلقہ میں بیٹھہ گئے۔ ہم بھی اِس اشتیاق پر کہ دیکھیے کیا باتیں ہوتی ہیں اور کیا تلقین ہوتا ہو اُن ہی لوگوں میں بیٹھہ گئے۔ گروہ میں سے ایک شخص نے فقیر صاحب سے دو سوال کیئے۔ ایک تناسخ یعنی آواگون کی بابت دوسرا مکتی کی بابت اور یہہ سوال اُس نے نہایت خلق اور ملائمت سے پیش کیے۔ اڈیٹر صاحب آپ جانتے ہیں یہہ دو تو سوال سارے فلسفہ اور سارے مذہب کی بنیاد ہیں لائق سے لائق عالم کو بھی اِن کا جواب دینا آسان نہیں ہو فقیر صاحب بجائے اِس کے کہ جواب دیتے طیش میں آ گئے اور ایک بہت سی لمبی چوڑی بیہودہ تقریر کی جس کا سر اور پیر کچھ نہیں معلوم اور جس کا منشا سوائے خود فقیر صاحب کے کوئی نہیں سمجھا اُسکا ماحصل یہہ کہ تناسخ کی بابت سوال کرنا ہندوں کے لیے ایسا حرام ہو جیسا کہ مسلمانوں کو سور کا گوشت اور ہندوں کو گائے کا۔ اور

رہ گمن میں بہت سی سخت باتیں اُس معترض کو کہہ گئے جو نہ سمجھ کی بھلا تھا اور گنگے کی رگیں بجلی ہوئی تھیں جس سے ہم کو اُن کی لیت کا حال معلوم ہو گیا۔ بیچارہ معترض اتنا شرمندہ ہوا کہ پھر اُس نے کچھ ذکر ہی نہ کیا۔ دوسرے سوال کا جواب اُنہوں نے کہا کہ بعد زیارت کے میری رائے میں خدا پر ایمان رکھنا اور نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا نجات کے لیے کافی ہے"۔

اور اب یہاں مجھے اُس کے اس جواب پر بحث کرنی ضرور نہیں ہے ان کو اُسکے افعال و اقوال سے مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہو ہمارے دل میں بھی کچھ بحث کرنے کی اُمنگ تھی لی تقریر اور طرز سے سمجھ گئے کہ فقیر صاحب برائے نام ہی ہیں رہے۔ ہم نے سُنا ہو کہ بنیئے لوگ جوق جوق اُس کے تے ہیں اور بارش اور اناج کی بابت پوچھتے ہیں نذرانہ ہیں تے ہیں بعض اُس کو گھر بلا کر دعوت کھلاتے ہیں اور وہ بقدر ہیوں سے روپیہ تنگ کر کے لیتا ہو عورتیں کثرت سے جاتی ہیں اُس کے پاؤں دباتی ہیں آگے حال خدا کو معلوم۔ ہم نے یہہ بھی سُنا ہو کہ فقیر صاحب بھی اکثر اپنی معتقد عورتوں کے گھر آتے ہیں۔

افسوس اہل ہند تم اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر یہہ فقیر صاحب کرامات ہوتا تو ایسے افعال کیوں کرتا۔ روپیہ حاصل کرنے کے لیے لوگوں سے دو بدو کیوں ہوتا۔ وہ صاف تم کو دھوکہ دیتا ہو اور روپیہ لیتا ہو کسی کو کہہ دیتا ہو کہ آج برسے گا۔ کسی کو کہہ دیتا ہو کہ آج نہیں برسے گا۔ ظاہر میں دو باتوں میں سے کوئی ایک تو ضرور ہو گی۔ افسوس ہو تم ایسی موٹی موٹی باتیں نہیں سمجھتے اور اپنی عورتوں اور ماؤں بہنوں کو ایسے لوگوں کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہو خوب سوچو اور سمجھو کہ سوائے خدا کے اور کسی کو انتظام دُنیا میں دخل نہیں وہی جو چاہے کر سکتا ہی ✤ راقم آغا محمد حسین لودیانہ

اسداد شراب انگوری پر لالہ رام چند صاحب خزانچی لودیانہ کا مضمون

جو ۱۸ اگست ۱۸۸۳ء کو مشن سکول ہال میں پڑھا گیا

تمہید یہ امر ہو تو نے کہ میرے ایک دوست نے مجھے ذکر کیا کہ پادری ویری صاحب کا منشا ہو کہ میں اِس جلسہ میں جو اسوقت منعقد ہوا ہو شراب و دیگر اشیا منشی کے استعمال کے نقصانات کی بابت کچھ ذکر کروں۔ اگرچہ میں نے اپنے آپ کو لیاقت یا عمر یا کسی دیگر وجہ سے ہرگز اس کام کے لائق نہیں پایا کہ جلسہ حکام و روسا میں کوئی کلام نصیحتانہ کہوں مگر چونکہ پادری صاحب موصوف کے حکم کی تعمیل کو میں اپنا فرض خیال کرتا ہوں اسلئے اس بارے میں جو میری رائے ہو اپنے ٹوٹے پھوٹے فقروں میں آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ چونکہ یہہ جلسہ مشن سکول میں قائم ہوا ہو کہ جہاں میں نے تعلیم پائی ہو اسلئے اس موقع پر قبل از شروع کرنے مضمون کے میں تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں پادری صاحبان و جملہ دیگر معلمان مشن سکول لودیانہ کا کہ جنکی تعلیم و قدوم کی برکت سے میں اس قابل ہوا کہ آج آپ صاحبان کے روبرو اُن خیالات کو جو دل میں رکھتا ہوں بذریعہ تحریر ظاہر کر سکوں۔ شراب و دیگر اشیا منشی کے استعمال کے نقصانات جن کی بابت اب ذکر کرنا ہو ایسے عام ہیں کہ مجھکو امید نہیں کہ اسوقت میرے سے آپ کو کوئی نئی بات سُنیں۔ شراب جس کا اس زمانہ میں جملہ اشیا منشی سے زیادہ چرچا ہو اور سب سے زیادہ نفیس خیال کیجاتی ہو میرے نزدیک اپنے استعمال میں کوئی فایدہ حاص نہیں رکھتی کہ جس کے لالچ سے ہم اُس کے بُرے نتایج کو اپنے پر گوارا کریں۔ حالانکہ اُس کے نقصانات صدہا و عام ہیں۔ خیال کرنا چاہیے کہ اس دنیا میں سب سے اول چیز جس کا انسان کو پابند رہنا و خیال کرنا سب سے زیادہ ضرور ہو مذہب ہو۔ جملہ صاحبان حاضرین کو معلوم ہوگا کہ اس کا استعمال کسی مذہب کے رو سے جائز نہیں ہو کیونکہ مذہب ہنود و اسلام میں تو اس کو صاف حرام لکھا ہو۔ مذہب عیسوی میں بھی اس کا استعمال صرف ضرورت کے وقت جائز رکھا ہو کہ جس سے حالت بیماری وغیرہ کی مراد ہو باقی جملہ صورتوں میں یہہ ویسی ہی سمجھی گئی ہو کہ جیسے ہنود و اسلام کے مذہب میں۔ اگر کوئی صاحب کہے کہ کھانا کھانے کے بعد و ہاضمہ کے لیے اسکی ضرورت ہوتی ہو پس بموجب مذہب عیسوی یہہ جائز ہو سو میرے نزدیک یہہ دلیل قابل پذیرائی نہیں کیونکہ ایسے موقع پر لفظ ضرورت کے یہہ معنے ہیں کہ اگر اسکو اُس موقع پر نہ پیا جاوے تو کوئی نقصان ہو یا رنج ہونے کسی بیماری میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو کیونکہ اگر ہاضمہ کے واسطے اسکو ضرور خیال کیا جاوے تو اُن آدمیوں کو بھی کھانا کسی طرح ہضم ہوتا ہی ہو جو اس کے مطلق روادار نہیں۔ اس صورت میں مذہب عیسوی والے بھی جو اس کو خواہ کسی احتیاط سے استعمال کریں اور اگرچہ بوجہ اپنی دانائی اور احتیاط کے اس کے چند نتایج بد سے بچے رہیں مگر مذہب کے رو سے اُس فعل کے مرتکب ہونگے جو ناجائز و ناروا قرار دیا گیا ہو۔ جب یہہ امر عائد ہوتا ہو قوم نصاریٰ پر تب کیا حال ہمارا و دیگر مذہب والوں کا کہ نہ اس کے جن کے مذہب میں کچھ رعایت ہو نہ عام طور پر اس کے خرچ کے متحمل ہو سکتے ہیں نہ طبیعت پر اسقدر ضبط رکھتے ہیں کہ اعتدال کو نگاہ رکھیں۔ ہر ایک شخص کو اس دنیا میں اپنا مذہب نہایت عزیز ہو اور ہر ایک شخص اس کے احکام کو پورا کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہو اپنے آپ کو اُسکا پیرو قرار دیکے واسطے صرف مُنھ اُٹھاتا ہو سفر کرتا ہو۔ بدن کو تکلیف دیتا ہو جان پر جبر کرتا ہو۔ پس کیا لازم ہو کہ جب ہم دیگر معاملات مذہب میں اسقدر کوشش کریں تو اس امر میں کہ جس کے عادی ہونے سے کوئی فائدہ خاص نظر نہیں آتا اس کا بالکل لحاظ چھوڑ دیں ہرگز نہیں۔ معاملہ بالا پر غور کر کے اول تو اس کے ترک کرنے کیواسطے اور کوئی دلیل پیش کرنی ہی ضرور معلوم نہیں ہوتی کیونکہ جب یہہ مذہب کے رو سے ناروا ہو اور ہم اس سے بغیر کسی دقت کے باز رہ سکتے ہیں تو کیوں ہم اپنے مذہب کے برخلاف کارروائی کریں۔ مگر نہیں علاوہ مذہب کے دُنیا کے طریقے سے بھی مجھکو یقین ہو کہ میں اس کو قابل ترک ثابت کر سکتا ہوں۔ دُنیا کے طریقے سے اس کا ناقابل استعمال ہونا اسوجہ ثابت کرنا لازم ہوا کہ بعض ایسے بھی اشخاص ہیں کہ وہ مذہب کی کچھ پروا نہیں رکھتے۔ تب وہ فوراً کہہ دینگے کہ وہ آدمی چھوڑ دیں جن کو عاقبت کی خواہش ہو عاقبت کس نے دیکھی ہم اس کا لطف دُنیا میں تو اُڑا دیں۔ پس علاوہ مذہب کے اس کے اس دنیا میں بھی بہت نقصان ہیں کیونکہ مذہب سے دوئم درجہ پر جس کی انسان پروا کرتا ہو میرے خیال میں عزت ہو۔ اب یہہ امر دیکھنا ہو کہ آیا یہہ کسی طور پر عزت کو زیادہ کرتی ہو یا انسان کی عزت

میں بھی خرابی ڈالتی ہے۔ ایسا تو مجھکو کوئی موقع یاد نہیں ہے اور نہ میں امید
کرتا ہوں کہ کوئی دیگر صاحب پیش کرسکینگے کہ جس میں اس کے استعمال کے
سبب کسی شخص کی عزت زیادہ ہوتی ہو۔ ہاں البتہ ایسے صدہا موقع
روزمرہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ اسکی بدولت بڑے بڑے ذیعزت
و تعلیم یافتہ لوگ برادری سے خارج کئے جاتے ہیں ہمچشموں کی نظروں
میں حقیر ٹھہرتے ہیں۔ روزگار سے محروم رہتے ہیں۔ کانسٹبلوں
کے ڈنڈے اور لوگوں کے دھکے سہتے ہیں بلکہ بعض اوقات یہانتک
نوبت پہونچتی ہے کہ حوالات کی سیر کرتے ہیں۔ پس دفعہ دوئم کے
روسے اسکی طرف رجوع کرنیکی کسی چیز نے خواہش نہ کرائی۔
عزت سے دوئم درجہ پر انسان کو زر عزیز ہے۔ اب یہ امر تحقیق طلب
ہے کہ آیا اس سے زر زیادہ ہوتا ہے یا خارج ہوتا ہے۔ زر کے زیادہ
ہونے کی بھی کوئی دلیل دینے یا موقعہ پیش کرنے سے میں مثل سابق
قاصر ہوں۔ ہاں البتہ ایسے موقع بہت پیش کرسکتا ہوں کہ جن میں
صرف اسکی بدولت بڑے بڑے متمول آدمی دوسروں کے محتاج ہوکے
روزگار کھو بیٹھے بلکہ اس نوبت کو پہنچے کہ وہ لوگ جو اس امر کے
منتظر رہتے تھے کوئی موقع ان کی ملاقات کا ملے اب اگر ان کو
ملتے یا دیکھتے ہیں تو مونہہ پھیر لیتے ہیں اور بات تک نہیں کرتے۔
علاوہ ان دیگر اصراف کے جو اس کے ذریعہ سے ہوتے ہیں اور
جن کا مختصر بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس کا خود صرف اسقدر
ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اگر اس کے پینے کی عادت زیادتی پر جاوے
تب تو جملہ صاحبان جانتے ہیں کہ کوئی حد ہی خرچ کی نہیں رہ سکتی
پر اگر اعتدال کو بھی نگاہ رکھا جاوے تب بھی میرے اندازہ میں
اس کے خرچ کی قریب قریب وہ رقم پہنچ جاویگی جو اس کے اسباب
خوراک کی لاگت کے برابر ہوگی۔ اب جائے غور ہے کیا کوئی صاحب
کسی دلیل سے اسقدر صرف ایسی بے فائدہ چیز پر جائز رکھ سکتے
ہیں۔ علاوہ اس کی قیمت کے صرف کے جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے
بہت ایسے اخراجات ہیں کہ جہاں اس کی ترقی و زیادتی دیکھنے میں
فوراً آ بسیرا کرتے ہیں +

بہت موقع ایسے دیکھنے میں آئے ہیں کہ لوگوں نے اس کے نشہ
میں سوداگروں کی دکانوں میں جاکر ایسے اسباب دگنی چگنی قیمت
پر خرید لئے ہیں جن کی آپ کو کبھی ضرورت نہ تھی۔ ان لیمون پر دستخط
کردیئے ہیں کہ جن کا روپیہ وہ اسکے کسی صورت میں وصول نہ
کرسکتے تھے۔ اپنا مال ضائع کردیا غیر مستحق لوگوں کو اٹھا دیا۔
پھینک دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ معترض کہہ سکتا ہے کہ یہ نتائج اس صورت
کے ہیں کہ جب یہ درجہ انتہا کو پہونچے۔ میں تسلیم کرتا ہوں مگر بعض
ایسے ہیں جو ابتدا میں شروع ہوجاتے ہیں۔ میری رائے میں اگر انسان
نہایت مضبوطی سے اپنے مزاج کو قائم نہ رکھے تو اس کا خاصہ ہے
کہ یہ اس کی طبیعت کو عیش ناجائز کی طرف مائل کردیتی ہے۔ یہ
ایک ایسی آفت ہے کہ اگر خدانخواستہ زیادتی پکڑ جاوے تب تو
اس کا حال ناگفتہ بہ اور اگر اعتدال میں بھی رہے تب بھی اس کا
صرف اور نتیجہ اصلی وقت سے کہ جب سے یہ شروع ہوئی زیادہ
اور خراب ہوتا ہے +

(چہارم) آدمی کی اس دنیا میں خواہش رہتی ہے کہ میری عقل مجھے
اور میری لیاقت دوسروں کو زیادہ معلوم ہو اس کا عوض جو عقل
پر ہوتا ہے اظہر من الشمس ہے۔ اس موقع پر مجھکو وہ آدمی یاد آتا ہے جو
قریب دو برس ہوئے اس جگہہ تلاش روزگار آیا تھا۔ اگر آپ
صاحبان اس کو مبالغہ خیال نہ فرماویں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ انگریزی
کی لیاقت اس کی ایسی تھی کہ آج ہمارے دفتر میں کسی کی نہیں
ہے۔ فارسی تحریر کرسکتا تھا اور ایسی بولتا تھا کہ اہل زبان معلوم
ہوتا تھا۔ عربی و ناگری میں بھی دخل رکھتا تھا۔ مگر اسکی بدولت
اس درجہ کو پہونچا تھا کہ میرے پاس آکر ہاتھ جوڑکر ایک روپیہ
پیشگی مانگا کرتا تھا۔ کئی مرتبہ اس کو سڑک پر متوالا پڑا ہوا میں نے
بچشم خود دیکھا ہے اور سنا تھا کہ ایک دو مرتبہ حوالات تک بھی
نوبت پہونچی ہے یہ اثر اس کا عقل و علم پر ہوتا ہے +

(پنجم) انسان چاہتا ہے کہ میری طاقت بدنی زیادہ ہو اور جسم
درست رہے بدن پر جو اس کا اثر ہوتا ہے بیان کرنے کی ضرورت
نہیں رکھتا۔ ہر ایک شخص شفاخانہ میں جاکر دیکھ سکتا ہے کہ وہ لوگ
جو وہاں متوالے پڑے ہوتے ہیں کس رنگ و حال میں ہوتے
ہیں۔ اس موقع پر میری نظم ایک شعر جو ایک شاعر نے ایک متوالے کو
ایک کبابی کی دکان کے پاس بیہوش پڑے دیکھکر پڑھا تھا قسم
کرنے سے [illegible] نے جب متوالے کو بیہوش اور لوگوں کو
جفت اور سپاہیوں کو ڈنڈے مارتے دیکھا تو فرمایا +

آپ جلنا غیر کو سزا دینا + یہ تماشا کباب میں دیکھا
یا زار سر پہ خاک میں ملنا + یہ تماشا شراب میں دیکھا

مصرع اول کے مضمون سے بھی میرا اتفاق نہیں ہے کیونکہ میری رائے
میں وہ لذت بھی نادر ہے مگر چونکہ وہ اسوقت کے مضمون کے احاطہ سے
باہر ہے اسلئے اس کا اس موقع پر میں کچھ ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ اب
دلائل مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ اس کی کثرت کسی صورت میں
جائز نہیں ہوسکتی اور اس کے استعمال کے نقصانات جیسے ہیں مگر
ہنوز ایک امر باقی ہے اسوقت تک یہ سوال پیدا و پیش ہوسکتا ہے
کہ جملہ نتائج بد جو بیان مذکورہ بالا اسوقت ظہور میں آوینگی جب
اسکے استعمال کی نہایت کثرت ہوگی۔ مگر اعتدال سے کیا جاوے
کیا مضائقہ ہے اسکا جواب اپنی لیاقت و خیالات کے موافق حسب
ذیل بیان کرتا ہوں۔ یہ امر تسلیم ہوچکا ہے کہ یہ کسی مذہب کے رو سے
روا نہیں ہے پس اگر اس کا استعمال نہایت ہی احتیاط سے بھی کیا جاوے
کہ جس کی وجہ سے کوئی بے عزتی یا خرابی دنیوی ظہور میں نہ آوے
تب بھی اسقدر تو ضرور ہے کہ ہم مذہب کے رو سے ایک ناروا فعل
کے مرتکب ہوتے ہیں مذہب ایک ایسی شے باقی اور قرار رہنے والی
ہے کہ جو جملہ اشیاء دنیوی سے اعلیٰ ہے اور جسکو ہر ایک آدمی عزیز
رکھتا ہے پس کیا مناسب ہے کہ ہم دنیا کی تھوڑی سی لذت کیواسطے
اگر کچھ یہ شے اپنے میں رکھتا ہو تو ہم مذہب کے برخلاف کاروائی
کریں ہرگز نہیں۔ دوم اگر ہم اسکو شروع کریں یا جاری رکھیں تو
ممکن ہے کہ اسکی خواہش ایک روز ہم میں اس درجہ تک بڑھ جاوے
کہ ہمارا ضبط ہمارے مزاج پر بالکل جاتا رہے اور ہم اس کے اس نتیجہ
تک پہونچیں جس کا اوپر ذکر ہوچکا ہے خواہ اول ہی یہ کسیقدر اعتدال
و ضبط سے شروع کیجاوے۔ سوئم اس کا اعتدال رہنا نہایت
ہی مشکل ہے اور بہت تھوڑے ایسے اشخاص ہیں کہ جو اعتدال کو برابر
نگاہ رکھ سکتے ہیں در اصل یہ امر ان کے اختیار میں نہیں رہتا خودبخود
زیادہ ہوجاتا ہے کیونکہ میرا سوال ہے کیا کوئی پسند کریگا کہ وہ مفلس
ہوجائے یا بے عزت ہو۔ یا بدنام ہو۔ یا مثل اس متوالے کے جو کبابی

کی ہم ان کے متصل بُرا اثر لوگوں سے ہرگز نہیں۔ مگر جب وہ وقت آتا ہی تو اُسکا ضبط جاتا رہتا ہی اور اُس درجہ کو پہونچتا ہو۔ ان جملہ وجوہات سے میرے نزدیک یہی ثابت ہوتا ہی کہ اس سے انسان کو سلامتی بچنا چاہیے۔ اب تک صرف شراب کا ذکر ہوا ہی حالانکہ اسوقت کے مضمون میں دیگر اشیاء منشی بھی شامل تھیں۔ مگر اول چونکہ ان کے جملہ امور و نتائج قریب قریب اسی کے نتائج کے موافق ہیں اور دوم لکھا گیا ہی کہ پادری صاحب کی منشا ہی کہ کوئی طول نہ ہو بلکہ ایسا ہو تا ہو کہ دس منٹ میں پڑھا جا سکے اسلئے میں اس مضمون کو یہ کہکر ختم کرتا ہوں کہ انسے بھی پرہیز کرنے کیواسطے میرے نزدیک یہی دلائل کافی ہیں کہ جن کے رو سے شراب کا استعمال ممنوع اور بد سمجھا گیا ہی۔ اب میں جملہ صاحبان حاضرین سے اُن غلطیوں سے معافی چاہتا ہوں کہ جو میرے سے قائم کرنے خیال یا تحریر کرنے عبارت ہذا میں ہوئی ہوں +

اخبار ممالک غیر

سپیٹ رڈ کیم ستمبر۔ شاہ الفانسو جرمنی جاتے ہوئے وائنا کی سیر کرینگے جہاں ۲۵ ماہ حال کو پہونچینگے اور ایک ہفتہ قیام رکھینگے +

لنڈن ۲ ستمبر۔ آئرلنڈ کے سات باشندے جو گذشتہ خونریزی کے فساد و ڈینامیٹ میں شرکت رکھتے تھے گلاسکو میں گرفتار ہوئے ہیں +

بیجھلی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ مصر میں ہیضہ سے ۲۰۰۰ آدمی فوت ہوئے ان میں سے ۱۴۰ برٹش افواج کے تھے +

سیڈگاسکر سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ ملکہ مڈگاسکر کی وفات کی تصدیق کرتی ہیں اور بیان کرتی ہیں کہ اس کی بھتیجی بجائے اس کے تخت نشین ہوئی ہی +

وائنا کیم ستمبر۔ شہزادی آسٹریا کے ہاں آج دختر تولد ہوئی +

پیرس ۲ ستمبر۔ شاہ انام نے حکام فرانس سے کہدیا ہی کہ شہنشاہ چین سے براہ راست کوئی خط و کتابت نہ رکھیں +

لنڈن ۲ ستمبر۔ کیپ سے ایک خبر آگئی ہی کہ رستی وایو مارٹزبرگ کو آرہا ہی +

لنڈن یکم ستمبر۔ مسٹر جیمس لوتھر کانسروٹیو امیدوار کو ایک بڑی مجاری ٹے ممبر آئرلنڈ منتخب کیا +

لنڈن یکم ستمبر آج کے لنڈن گزٹ میں مشتہر کیا گیا ہی کہ معزز پرنس آف ویلز، بنگال کیولری کے اور جناب ڈیوک آف کیمبرج ۴ پنجاب رجمنٹ کے اور جناب ڈیوک آف کناٹ ۱۰ بنگال کیولری اور ۹ بنگال دیسی انفنٹری کے آنریری کرنل مقرر ہوئے ہیں +

قاہرہ ۴ ستمبر۔ اب ہیضہ بالکل مصر سے دور ہو گیا ہی +

لنڈن۔ ۴ ستمبر۔ یہ خبر آئی ہی کہ پندرہ ہزار چینی فوج نے سرحد ٹانکن سے عبور کیا ہی +

ماہ اکتوبر اور نومبر میں انگریزی فوج کی تعداد مصر میں گھٹا کر تین ہزار کی جاویگی +

پیرس ۴ ستمبر۔ گورنمنٹ فرانس نے منصلہ کیا ہی کہ ایک امدادی فوج ٹانکن کو روانہ کیجاوے +

لنڈن ۵ ستمبر اس جگہ فرانس اور چین کے تنازع پر سرگرمی سے بحث ہو رہی ہی +

پورٹ سعید ۵ ستمبر۔ اس جگہ سے اب کوارنٹین بالکل اُٹھا لیا گیا ہی +

کیپ ٹاؤن ۵ ستمبر۔ سٹی وایو جو آر فوج کے ساتھ اپنی ممالک محروسہ میں ابھی تک مقیم ہی۔ اور فرقہ یوسیبو کو اس نے ساتھ دینے کے لئے کہا اور برٹش رزیڈنٹ سے بھی اُس کا برتاؤ بدستور ہی +

قسطنطنیہ ۵ ستمبر شہزادہ بلگیریا کو جو کامل اختیارات سلطانی سینٹ مثل اسمبلی کیطرف سے عطا ہوئے تھے اس سے اُس نے انکار کیا ہی۔ اور ایک کمیشن مقرر ہوئی ہی جو حکومت کا کوئی اور نیا طریقہ تیار کریگی +

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں۔ کھٹمل۔ مکھیاں۔ چیونٹیاں۔ کھٹمل۔ جھینگر اور حشرات الارض۔ لال بیگ۔ مچھلی گو غرض سب دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات آنہ۔ پی۔ ایس۔ میڈن کمپنی جنرل کنٹ بمبئی سے ملتی ہی +

لودیانہ

ہفتہ حال میں بھی دو مرتبہ اوسط درجہ کی بارش ہوئی جس سے آئندہ فصل کے لیئے بہتری کی صورت ہو گئی ہی +

آج ایک خط ہمارے پاس بجانب ضلع امرتسر سے آیا ہی جس میں شکایت ہی کہ وہاں نسبتاً چوریاں بکثرت ہوتی ہیں اور اکثر لوگ رات کو جاگتے رہتے ہیں اگر یہ سچ ہی تو امرتسر کی پولیس کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیے کیونکہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بدمعاشوں کا گروہ اُسطرف دورہ کر رہا ہی +

شہر کے اکثر لوگ شاکی ہیں کہ جبکہ ہمارے مہربان ممبران میونسپل کمیٹی نے طرح طرح کے کام عامہ خلائق کی آسودگی اور آرام کے مقرر کئے ہیں اور شفاخانہ و پولیس و تعلیم وغیرہ کو خرچ دیا جاتا ہی اور بوسیدہ اور خراب باسی اشیاء خوردنی کو اس لحاظ سے گروایا جاتا ہی کہ انکے کھانے سے بیماری ہو اور شہر کی صفائی اسلیئے کرائی جاتی ہی کہ شہر میں اگر صفائی ہو گی غلاظت رہیگی تو طرح طرح کی بیماریاں شروع ہو جاینگی مگر خانگیوں و کسبیوں کی طرف جو آج کل بیماری آتشک میں مبتلا ہو رہی ہیں اور اُن کے باعث شہر کے اوباشوں اور اُن کے ذریعہ اُن کے خاندانوں اور بال بچوں میں بکثرت پھیلتی جاتی ہی افسوس ہی کہ توجہ نہیں کرتے اور کوئی امر ایسا تجویز نہیں کرتے کہ اول تو اُن کا شمار کم ہو اور دوم یہ کہ اس بیماری کا انسداد ہو۔ ہفتہ آئندہ میں ہم اس کی بابت مفصل تحریر کرینگے۔ ہم کو یقین ہی کہ ہمارے شہر کے اکثر معزز لوگ اس بارہ میں ہمارے معاون ہونگے ہم چاہتے ہیں کہ اسکا ضرور انسداد ہو +

اکثر اوقات ہوا کے بند رہنے کے سبب سخت حبس رہتا ہی۔ رات کو خوب اوس پڑتی ہی اور لوگ صبح کو تنکرے ہوکھاتے نظر آتے ہیں +

بڑھے ہوئے پھیپھڑے

منزاویت۔ تبغیت۔ ضعف معدہ اور درد سر ولسم ادبیل بنیں سے سب دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۶ بنیں پی۔ ایس۔ میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہی +